39687-وضوء کی نیت کب کی جائے ؟

سوال

جب مسلمان شخص وضوء کرنا چاہے تو وہ نیت کب کرے، وضوء کی ابتداء میں یا چہرہ دھوتے وقت ؟
یا دوران وضوء کسی بھی وقت نیت کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

سب عبادات میں نیت شرط ہے، اس لیے نیت کے بغیر کوئی بھی عبادت صحیح نہیں اور وضوء بھی عبادت ہے

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"ہمارے نزدیک وضوء، غسل اور تیمم میں نیت شرط ہے، امام مالک اور لیث بن سعد اور امام احمد بن حنبل اور داود رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے.

ان کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

.{اور انہیں تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی کی ہی عبادت کریں}..

اخلاص دل کے عمل کو کہتے ہیں، اور یہی نیت ہے، اس کا حکم وجوب کا متقاضی ہے.

سنت نبویہ کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان ہے :

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"

یہاں انما حصر کے لیے بولا گیا ہے، اور مراد یہ ہے کہ نیت کے بغیر کوئی بھی عمل صحیح نہیں.

ایک اور دلیل یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی"

اور یہ شخص وضوء کی نیت نہ کرے تو اس کا وضوء ہی نہیں ہوگا.... الخ انتہی. مختصرا.

دیکھیں : المجموع للنووی (356/1) اور المغنی ابن قدامہ میں بھی اسی طرح بیان ہوا ہے (156/1).

دوم :

مسلمان کے علم میں ہونا چاہیے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے، اس لیے زبان سے نیت کے الفاظ کی ادائیگی مشروع اور جائز نہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13337) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم :

نیت کرنے کا وقت :

اکمل تو یہی ہے کہ وضوء کرتے وقت یا وضوء سے کچھ دیر قبل نیت کرے، تا کہ وضوء کے سارے اجزاء کو نیت شامل ہو، اس میں واجب یہ ہے کہ پہلے واجب کے ساتھ ہی نیت کر لے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ساری طہارت سے قبل نیت کرنا واجب ہے، کیونکہ نیت اس کے لیے شرط ہے، چنانچہ ساری طہارت میں اس کا پایا جانا ضروری ہے، اگر نیت کرنے سے قبل طہارت کے واجبات میں سے کوئی واجب کر لیا جائے تو وہ کالعدم ہو گا دونوں ہاتھ دھونے سے قبل نیت کرنا مستحب ہے، تا کہ طہارت کے سنن اور واجبات سب کو نیت شامل ہو.

اگر کوئی شخص نیت کرنے سے قبل اپنے ہاتھ دھولے تو وہ اسی طرح ہے جیسے کسی نے ہاتھ دھوئے ہی نہیں، طہارت سے کچھ دیر قبل نیت کرنی جائز ہے... اور اگر فاصلہ زیادہ ہو تو پھر جائز نہیں" انتہی.

دیکھیں : مغنی ابن قدامہ (159/1).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نیت کی دو مقام ہیں :

پہلا مقام :

اس میں سنت ہوگی، اگر واجب سے پہلے کی جائے تو یہ مسنون طہارت ہوگی.

دوسرا مقام :

واجبات میں سے پہلے واجب کے وقت نیت واجب ہوگی. انتہی.

دیکھیں : الشرح الممتع (140/1).

اس بنا پر اکمل یہی ہے کہ وضوء شروع کرنے سے قبل نیت کرنا ہوگی، اور پہلے واجب کے وقت نیت کرنا واجب ہے، وضوء کے پہلے واجب کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ بسم اللہ، پہلا واجب ہے، اور بعض کلی پہلا واجب قرار دیتے ہیں، اور صحیح بھی یہی ہے، اور بعض نے چہرہ پہلا واجب قرار دیا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21241) اور (11497) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

لیکن اگر پہلے واجب کے وقت نیت کی جائے تو اس سے قبل وضوء کی سنن پر ثواب حاصل نہیں ہوگا، مثلا بسم اللہ پڑھنے اور تین بار ہاتھ دھونے کا ثواب، جیسا کہ ابن قدامہ کی کلام میں بیان ہو چکا ہے.

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ وضوء کی ابتدا میں بسم اللہ اور تین بار دونوں ہاتھ دھونے کے وقت نیت کرتے تھے.

دیکھیں : مجموع الفتاوی الشیخ ابن باز (98/10).

واللہ اعلم .